

سپریم کورٹ آف پاکستان
(اصل دائرہ سماعت)

بیج:

جناب چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری
جناب جسٹس جواد الیس خواجہ
جناب جسٹس خلجی عارف حسین

انسانی حقوق مقدمہ نمبر 19/1996

درخواست منجانب انیر مارشل ریٹائرڈ محمد اصغر خان

درخواست گزار

بنام

جنرل ریٹائرڈ مرزا اسلم بیگ سابقہ چیف آف آرمی سٹاف اور دیگر

مسئول الیہان

منجانب درخواست گزار سلمان اکرم راجہ (ایڈوکیٹ سپریم کورٹ)

معاون ملک غلام صابر ایڈوکیٹ

بمراہ ایئر مارشل ریٹائرڈ محمد اصغر خان

عرفان قادر اٹارنی جنرل آف پاکستان

دل محمد خان علی زئی ڈپٹی اٹارنی جنرل

برائے فیڈریشن:-

وزارتِ دفاع

راجہ عبدالغفور ایڈوکیٹ آن ریکارڈ ہمراہ معاون بیرسٹر شہریار ریاض شیخ ایڈوکیٹ

کمانڈر حسین شہباز ڈائریکٹر لیگل

ونگ کمانڈر ایم عرفان ڈپٹی ڈائریکٹر

منجانب مسئول الیہہ نمبر 1:- محمد اکرم شیخ سینئر ایڈوکیٹ سپریم کورٹ

معاون چوہدری حسن مرتضیٰ مان ایڈوکیٹ

ہمراہ جنرل ریٹائرڈ مرزا اسلم بیگ

منجانب مسئول الیہ نمبر 2:- مسئول الیہ نمبر 2 لیفٹیننٹ جنرل اسد درانی سابق ڈائریکٹر جنرل آئی ایس آئی از خود

منجانب مسئول الیہ نمبر 3:- محمد منیر پراچہ سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

منجانب درخواست دہندگان: شیخ خضر حیات سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ (CMA No. 918/2007)

روئیداد خان از خود (CMA No. 3196/2012)

راجہ عبدالغفور ایڈووکیٹ آن ریکارڈ (CMA No. 3410/ 2012)

عدالت کے سمن پر حاضری:

منجانب صدارتی سیکریٹریٹ: ملک آصف حیات، سیکریٹری صدر

مسٹر ارشد علی چوہدری ڈائریکٹر لیگل

منجانب سٹیٹ بینک آف پاکستان: راجہ عبدالغفور، ایڈووکیٹ آن ریکارڈ

منجانب قومی احتساب بیورو: مسٹر مظہر علی چوہدری، ڈپٹی پراسیکیوٹر جنرل

بریگیڈیئر حامد سعید، از خود

منجانب حبیب بینک لمیٹڈ: غیر حاضر

تاریخ سماعت 19 اکتوبر 2012ء

حکم

افتخار محمد چوہدری چیف جسٹس:-

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے مطابق پاکستان کے عوام کا اصل منشاء ایک ایسی ریاست کا قیام ہے جو عوام کے چنیدہ نمائندگان کے ذریعے اپنے اختیارات استعمال کرے اور جہاں مساوات، آزادی اور جمہوری اقدار کا دور دورہ ہو، جس کی بدولت پاکستان کے عوام خوشحال ہوں، اپنے حقوق حاصل کریں اور اقوام جہاں کے مابین عزت و مرتبہ حاصل کریں اور انسانیت کی فلاح کیلئے اور بین الاقوامی امن کے قیام، خوشحالی اور ترقی کیلئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ پاکستان کے عوام نے ایک عرصہ دراز تک ایسے پارلیمانی اور جمہوری نظام کے قیام کیلئے

آئین کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے جدوجہد کی ہے۔ اور بلا خراب وہ ایک ایسے مضبوط نظام کے قیام کی امید کر سکتے ہیں جس کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو اور جہاں قانون کی حکمرانی ہو۔

انسانی حقوق کے اس مقدمے کی بنیاد آئین کے آرٹیکل 17 کے تحت محفوظ شدہ بنیادی حق پر ہے۔ یہ مقدمہ بنیادی حقوق کے نفاذ کی بابت ایک اہم سوال اٹھاتا ہے جس کا تعلق مفاد عامہ سے ہے لہذا آئین کے آرٹیکل (3) 184 کے مطابق اس عدالت کو اس مقدمے کی سماعت کا اختیار حاصل ہے اور، اُن وجوہات کی بناء پر جو بعد میں تفصیلاً قلمبند کی جائیں گی، عدالت یہ قرار دیتی ہے کہ:-

1- پاکستان کے عوام کو حق ہے کہ وہ جائز، منصفانہ، ایماندارانہ اور قانونی طریقے کے مطابق منعقد کردہ انتخابات کے ذریعے اپنے نمائندگان کا انتخاب کریں۔

2- 1990ء میں منعقد کردہ عام انتخابات میں بدعنوانی اور ناجائز طرز عمل کا مظاہرہ ہوا جس کا اندازہ موجودہ مقدمے کی سماعت کے دوران فریقین کی جانب سے پیش کردہ بیش بہا مواد سے ہوتا ہے۔ سماعت کے دوران یہ بات ظاہر ہو گئی ہے کہ اس وقت کے صدر کی جانب سے ایک الیکشن سیل قائم کیا گیا تھا جس کا بنیادی مقصد پسندیدہ امیدواروں اور سیاسی جماعتوں کو مالی معاونت فراہم کرنا تھا تاکہ منصفانہ انتخابی عمل میں دراڑ ڈالی جائے اور پاکستان کے عوام کو اپنے نمائندگان چننے کے حق سے محروم کیا جائے۔

3- پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 41 کے تحت پاکستان کے پارلیمانی نظام میں صدر پاکستان ریاست کے سربراہ کی حیثیت سے ریاستی اتحاد کی علامت ہے اور اپنے حلف کے مطابق وہ عوامی فلاح کیلئے وہ سب کچھ کرنے کا پابند ہے جو کہ قانون کے مطابق ہو اور اُس لازم ہے کہ اس کے اعمال میں کوئی خوف، طرفداری، یا بدینتی شامل نہ ہو۔ پس، اگر منصب صدارت کا امین تمام لوگوں اور گروہوں سے قانون اور مساوات کے مطابق غیر جانبدارانہ سلوک نہیں کرتا، تو وہ آئین کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا۔ جو کہ آئین اور قانون کے تحت صدر کے خلاف کارروائی کا سبب بن سکتا ہے۔

4- صدر پاکستان، چیف آف آرمی سٹاف، ڈائریکٹر جنرل آئی ایس آئی اور ان کے ماتحت افسران

یقینی طور پر کسی بھی قسم کا الیکشن سیل بنانے اور سیاسی جماعتوں اور سیاسی گروہوں کی طرفداری کے مجاز نہیں ہیں کیونکہ اگر وہ ایسا کریں گے تو عوام آزادانہ انتخابات کے ذریعے ایماندارانہ اور شفاف طریقہ کار سے اپنے نمائندگان کا انتخاب نہ کر پائیں گے اور ان کا یہ عمل آئینی احکامات کے منافی سمجھا جائے گا۔

5۔ موجودہ مقدمے میں یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ 1990ء کے عام انتخابات میں ایوان صدر میں ایک انتخابی سیل قائم کیا گیا تھا جس کا مقصد انتخابات کے نتائج پر اثر انداز ہونا تھا۔ جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ جو کہ اس وقت چیف آف آرمی سٹاف تھے اور جنرل (ر) اسد درانی جو کہ اس وقت ڈائریکٹر جنرل آئی ایس آئی تھے، دونوں نے اس سلسلے میں مدد فراہم کی جو کہ فوج اور آئی ایس آئی کے اداروں کی جانب سے انہیں سوہنی گئی ذمہ داریوں کے منافی تھا۔ الیکشن سیل کی غیر قانونی سرگرمیوں میں حصہ لینا ان کا انفرادی عمل تھا نہ کہ ان اداروں کا جن کی وہ نمائندگی کر رہے تھے۔

6۔ قانون کے مطابق آئی ایس آئی اور ملٹری انٹیلی جنس پاکستان کی سرحدوں کے تحفظ اور دفاعی حکومت کو شہری معاملات میں مداخلت پر معاونت فراہم کرنے کی مجاز ہیں۔ لیکن ان اداروں کا سیاسی سرگرمیوں اور سیاسی جوڑ توڑ اور سیاسی حکومتوں کے قیام میں کوئی کردار نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی وہ کسی سیاسی پارٹی یا سیاسی گروہ یا انفرادی سیاستدان کی ایسی طرفداری یا معاونت کے مجاز ہیں جس کے بل بوتے پر وہ کامیابی حاصل کر سکے۔

7۔ یہ بھی ظاہر ہو گیا ہے کہ اس وقت کے صدر پاکستان مرحوم غلام الحق خان نے جنرل (ر) اسلم بیگ، جنرل (ر) اسد درانی اور دیگر افراد جو کہ ملٹری انٹیلی جنس میں خدمات سرانجام دے رہے تھے اور اب یا تو انتقال کر چکے ہیں یا ریٹائر ہو چکے ہیں، کی ملی بھگت سے غیر قانونی طور پر قائم کردہ انتخابی سیل کے افعال کو کنٹرول کیا۔

8۔ حبیب بینک لمیٹڈ کے اُس وقت کے چیف ایگزیکٹو، محمد یونس اے حبیب نے مندرجہ بالا شخصیات کے ایماء پر چودہ کروڑ روپوں کا انتظام کیا۔ یہ عوام کا سرمایہ تھا جس میں سے چھ کروڑ روپے ایسے سیاستدانوں میں بانٹے گئے جن کی نامکمل معلومات جنرل (ر) اسد درانی نے پیش کیں۔ تاہم

بغیر کا حقہ تفتیش و تحقیق کے، ان کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں سنایا جاسکتا۔

9۔ افواجِ پاکستان وفاقِ حکومت کی ہدایات کے تحت بیرونی خطرات کے خلاف پاکستان کا دفاع کرتی ہیں اور جب انہیں آئین کے آرٹیکل 245 کے تحت بلایا جائے تو وہ قانون کے مطابق سول حکومت کی مدد کرنے کی پابند بھی ہیں۔ مگر ان کی جانب سے کیا جانے والا کوئی بھی ماورائے آئین عمل متعلقہ فوجی افسران کے خلاف آئین پاکستان اور قانون کے تحت بلا تفریق کارروائی کا تقاضہ کرتا ہے۔

10۔ چونکہ مسلح افواج نے ملک کے تحفظ کیلئے اور اسے اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ رکھنے کیلئے ہمیشہ اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے ہیں لہذا وہ ایک ادارے کے طور پر قوم کیلئے قابلِ تعظیم ہیں۔

11۔ افواجِ پاکستان ملک کو لاحق خطرات اور اندرونی و بیرونی حالات سے نبرد آزما ہونے کیلئے، حکومت کی مدد کرتے ہوئے خفیہ اداروں مثلاً آئی ایس آئی اور ملٹری انٹیلی جنس وغیرہ سے خفیہ معلومات حاصل کرتی ہیں۔ لیکن واضح رہے کہ آئی ایس آئی، ملٹری انٹیلی جنس اور کوئی اور ایجنسی جیسا کہ آئی بی وغیرہ ملک کی سیاست پر اثر انداز ہونے کی مجاز نہیں ہے اور نہ اُسے حکومت کو غیر مستحکم کرنے اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے منعقد کردہ شفاف اور منصفانہ انتخابات پر اثر انداز ہونے کا اختیار ہے۔ خفیہ اداروں مثلاً آئی ایس آئی، ملٹری انٹیلی جنس وغیرہ کے افسران/اراکین کی ایسی غیر قانونی سرگرمیاں اُن کے حلفِ منصبی کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہیں اور انفرادی اور اجتماعی سطح پر سخت کارروائی کا مطالبہ کرتی ہیں۔ اور اگر وہ ایسی سرگرمیوں میں ملوث پائے جائیں تو قانون اور آئین کے تحت کارروائی کے مستوجب ہیں۔

12۔ ایوانِ صدر میں یا آئی ایس آئی میں یا ملٹری انٹیلی جنس میں یا ان کے ماتحت قائم کردہ انتخابی سیل کو فوری طور پر ختم کیا جانا چاہئے اور کوئی بھی مراسلہ یا نوٹیفیکیشن جس کے تحت اس قسم کا سیل یا محکمہ چاہے وہ کسی بھی نام سے بنایا گیا ہو/قائم کیا گیا، اس حد تک کا عدم قرار پاتا ہے۔

13۔ اس وقت کے صدرِ پاکستان مرحوم غلام الحق خان، جنرل (ر) اسلم بیگ اور جنرل (ر) اسد درانی نے 1990ء کے انتخابات میں سیاسی جماعتوں یا سیاسی گروہوں وغیرہ کو اپنے سیاسی مخالفین کے

خلاف انتخابات میں کامیابی دلانے کی خاطر معاونت فراہم کی جس کیلئے انہوں نے یونس حبیب سے سرمایہ حاصل کیا۔ ان کے یہ افعال آئین کی واضح خلاف ورزی ہیں۔ اُن کا یہ فعل پاکستان، پاکستان کی مسلح افواج اور خفیہ اداروں کیلئے بدنامی کا باعث ہے۔ لہذا باوجودیکہ کہ ان میں سے بعض افراد اب ملازمت سے ریٹائر ہو چکے ہیں وفاقی حکومت کو ان کے خلاف قانون اور آئین کے مطابق کارروائی کرنی چاہئے۔

14۔ اسی طرح ان سیاسی رہنماؤں کے خلاف بھی قانونی کارروائی ہونی چاہئے جنہوں نے 1990ء کے عام انتخابات میں انتخابی تحریک چلانے کیلئے امداد وصول کی لہذا ایف آئی کی جانب سے ان تمام افراد کے خلاف فوجداری سطح پر شفاف تفتیش ہونی چاہئے اور اگر خاطر خواہ شواہد مہیا ہوں تو اُن کے خلاف قانون کے مطابق مقدمہ بھی چلایا جائے۔ یونس حبیب کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہونا چاہئے۔

15۔ اوپر بیان کئے گئے افراد کے خلاف وصول کردہ رقم کی واپسی کیلئے قانون کے مطابق دیوانی کارروائی بھی کی جانی چاہئے۔

16۔ ملٹری انٹیلی جنس کے اکاؤنٹ نمبر 313 بنام سروے اینڈ کنسٹرکشن گروپ کراچی میں آٹھ کروڑ روپے کی رقم مبینہ طور پر جمع کرائی گئی تھی۔ اگر ابھی تک حبیب بینک لمیٹیڈ کو یہ رقم واپس نہیں ہوئی تو یہ رقم منافع کے ساتھ حبیب بینک لمیٹیڈ کو واپس کی جانی چاہئے۔ بصورتِ دیگر یہ رقم حکومتِ پاکستان کے خزانے میں جمع کی جانی چاہئے۔

چیف جسٹس آف پاکستان

جج

جج

اسلام آباد

اشاعت کیلئے منظور شدہ

